اردو ادب کی تخلیقی، تحقیقی اور تنقیدی اقدار کا ترجمان

مدیر: یوسُف چوہان

سہ ماہی فن زاد بھیرہ

شمارہ: ۵، اپریل تا جون ۲۰۱۵ء

سرپرستِ اعلیٰ: ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر

سرپرست: شمیم چوہان

اردو ادب کی تخلیقی، تحقیقی اور تنقیدی اقدار کا ترجمان

سہ ماہی **فن زاد** بھیرہ

شمارہ: ۵، اپریل تا جون ۲۰۱۵ء، کتابی سلسلہ

مجلسِ مشاورت

ڈاکٹر ابوالحسن شاہ
ڈاکٹر انوار احمد بگوی
ڈاکٹر فرحت جبین
ڈاکٹر خالد اقبال یاسر
ڈاکٹر بلال سہیل
ڈاکٹر نذر عباس گوندل

مجلسِ عاملہ

سیّد قلب عباس شیرازی
خالد محمود سردار
شیر محمد گوندل
عدنان سعید خان
محمد عثمان قمر
صدف فاطمہ

برائے رابطہ

یوسف چوہان، چھتی پُلی والا دروازہ، بھیرہ، ضلع سرگودھا، صوبہ پنجاب، پاکستان

funzaad@gmail.com : ۰۳۰۱-۶۷۹۱۴۰۲

راجہ نور محمد نظامی (اٹک)

میر غازی شہید بھیروی (متوفی:۱۷۱۸ء)

محی الدین اورنگ زیب بادشاہ غازی متوفی ۱۷۰۷ء اور اس کے جانشیناں کے عہدِ حکومت میں بھیرہ ضلع سرگودھا میں ایک فارسی گو شاعر میر غازی تخلص شہید گزرے ہیں۔ مصنفین اور تذکرہ نگاروں نے اپنی کتب میں اس شاعر کے احوال چند سطور سے زیادہ نہیں لکھے ہیں۔ راقم نے پہلی بار اس کے متعلق ایک مضمون باحوالہ تحریر کیا ہے۔

شاعر کا نام میر غازی تخلص شہید اور سکونت بھیرہ ہے۔ شہید کے باپ دادا کے متعلق معلوم نہ ہو سکا البتہ اس کے ننہالی خاندان کے بارے میں تفصیلاً احوال کتب تاریخ و تذکرہ و تصوف میں ملتے ہیں، آپ کے نانا سید میر مراد بن سید عماد الدین الحسینی ہروی سلسلہ خواجگان کے نامور شیخ الطریقت حضرت سید امیر کلال سوفاری بخاری متوفی ۷۷۲ھ بمطابق ۱۳۷۱ء کی اولاد میں سے سادات صحیح النسب تھے۔ آپکا تمام خاندان سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں حضرت عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی فاروقی سرہندی کا دست گرفتہ اور علم و ادب میں بلند مقام رکھتا تھا۔ عہد عالمگیر کے نامور فارسی شاعر میر محمد زمان راسخ آپ کے ماموں اور فنِ شاعری میں استاد تھے۔ اکثر افراد خاندان سرہند شریف میں حضرات مشائخ غلام نقشبندیہ مجددیہ کے قبرستان میں مدفون ہیں۔ [۱] میر عظمت اللہ بیخبر بلگرامی متوفی ۱۱۴۱ھ/ ۱۷۲۸ء "سفینۂ بیخبر" میں لکھتا ہے: "شہید نامش میر غازی است، در یکی از دیہات بھیرہ از نواحی پنجاب میگزراند۔ شاگرد محمد زمان راسخ و از یاران احمد یار خان یکتا (خوشابی) است۔ بسیار خوشگو و در مثنوی گوئی مہارت تمام دارد۔ چنانچہ ہفت مثنوی در جواب سبعہ سیارہ زلالی (خوانساری، ایرانی) گفتہ۔" [۲] شیخ سراج الدین علی خان آرزو متوفی ۱۱۶۹ھ/ ۱۷۵۶ء "مجمع النفائس" میں لکھتے ہیں: "شہید میر غازی وی در موضع بھیرہ از اعمال پرگنہ لاہور سکونت داشت و از اقربای مرزا روشن ضمیر متخلص بہ منتخبی و شاگرد رشید و ہمشیر زادہ میر محمد زمان راسخ بودہ است۔" [۳] ڈاکٹر عارف نوشاہی "گوہر یکتا" میں لکھتے ہیں بحوالہ سفینۂ خوشگو: "شہید کا وطن بھیرہ تھا جو خوشاب کے قریب واقع ہے۔ خوشگو نے میر غازی شہید بھیروی کو یکتا (احمد یار خان یکتا خوشابی) کا دوست بتایا ہے۔ سفینۂ خوشگو، دفتر ۳، ص ۹۵ (شہید) از یاران احمد یار خان یکتا بودہ۔ چنانچہ در اشعار خود ذکر یکتا بسیار آوردہ۔" [۴] ڈاکٹر ظہور الدین احمد متوفی ۲۰۱۴ء "پاکستان میں فارسی ادب"، جلد دوم میں لکھتے ہیں۔ "میر غازی شہید ساکن بھیرہ یکتا کے دوستوں میں سے تھے۔ انھوں نے اپنے کلام میں کئی جگہ یکتا کی تعریف کی ہے۔ ایک جگہ لکھتے ہیں۔

یادشاں نایں جا بہر خانی است ‌ ‌ ‌ ‌ اختلاف عالم روحانی است
کاملان مدح، ممدوح ہم اند ‌ ‌ ‌ ‌ ناقصاں سوحا گر روح ہم اند" [۵]

شہید سلسلہ چشتیہ میں حضرت شیخ ابو الفتح چشتی لاہوری خلیفہ شیخ وجیہ الدین چشتی ساکن کھیری [۶] خلیفہ شیخ محمد بن شیخ عارف بن شیخ احمد عبدالحق ردولی چشتی لاہور کے بزرگ زادگان میں شیخ ابو الفتح چشتی نام ملتا ہے [۷]۔ ان کے ایک مرید مولانا تراب نے مثنوی تراب (داستان ابو الفتح) کے نام سے منظوم لکھی جس کا قلمی نسخہ مجلس ترقی اُردو کراچی کے کتب خانے میں محفوظ ہے۔ شہید نے اپنی مثنوی "شور جنون" میں اپنے پیر و مرشد کی مدح بھی لکھی ہے جس کا عنوان ہے "مدحت پیر دستگیر ابو الفتح چشتی" [۸]۔ شہید شاعری میں اپنے ماموں میر محمد زمان راسخ کے شاگرد تھے جن کا ذکر اکثر شہید کے احوال میں ملتا ہے۔ "سفینۂ بیخبر" میں لکھا ہے "راسخ نامش محمد زمان، ظاہراً از سادات معتبر لاہور است اما وفاتش در سرہند واقع شد۔ فکر ہای رنگین و خیال ہای نو آئین بست، در سلک شعر ممتاز است۔" محمد افضل سرخوش "کلمات الشعراء" میں لکھتا ہے "در شہر سرہند ودیعت حیات سپرد تاریخ رحلت آن عزیز الوجود فقیر چنین یافتہ

محمد زمان راسخ خوش خیال   دریغا بجان آفرین جان سپرد
چو تاریخ فوتش دل از عقل خواست   خرد گفت با دل کہ راسخ بمرد   ۱۱۰۷ھ" ۹

پروفیسر محمد اقبال مجددی مقامات معصومی جلد چہارم میں لکھتے ہیں "میر راسخ کے بھانجے میر غازی شہید نے شاعری کی خاندانی روایت کو زندہ رکھا۔" ۱۰ شہید نے اپنے کلام میں شہید ہی اپنا تخلص استعمال کیا ہے۔

ای شہید ای بلبل داستان سرا   ہر گل کاغذ مزین رنگیں نوا
شہیدم خواندی وآخر گزشتی از سر قتلم   تغافل پیشہ بدعہدی چہا گفتی چہا کروی   ۱۱

وارستہ مل سیالکوٹی متوفی ۱۱۸۱ھ نے اپنی تصنیف "نامہ نگارین وصحیفہ رنگین" جسکا قلمی نسخہ مجموعہ شیرانی کتب خانہ پنجاب یونیورسٹی لاہور میں محفوظ ہے۔ دیگر قدیم اساتذہ وادب وانشاء کی تحریروں کے ساتھ میر غازی شہید کی تحریر کا نمونہ بھی دیا ہے۔ ۱۲ ڈاکٹر انجم حمید اپنی تصنیف مخزن الاسرار نظامی گنجوی واستقبال میں مختلف تذکرہ نویسوں کے حوالے سے لکھتے ہیں مثلاً خوشگو صاحب طرز بلند است۔۔۔ مثنوی خوب می گفت در جواب سجدہ سیارہ زلالی ہفت پیکر فکر کردہ نامی خاص گزاشتہ۔" "سفینہ خوشگو" ص ۹۵۔ سید عبدالوھاب افتخار لکھتے ہیں" در فن شعر طرازی رتبہ عالی دارد۔ جواب سبعہ سیارہ زلالی بسیار خوب نظم آوردہ۔" "تذکرہ بینظیر" ص ۷۸۔۹۷۔ محمد مظفر حسین صبا لکھتے ہیں۔ "سخن در نیکو تلاش متصف بانواع ھنر مندی۔" "روز روشن صبا" ص ۴۸۹۔ نقش علی لکھتے ہیں۔ "در سخن سنجی خصوصاً مثنوی گوئی طبع درست داشت۔" "باغ معانی" ص ۱۱۶۔ ۱۳

شہید نے "ہفت پیکر" کے نام سے سات مثنویاں فارسی میں لکھی تھیں جن میں سے چار کے صرف نام ملتے ہیں (۱) نالہ عشاق نواز زلالی خوانساری کی "مثنوی زرہ وخورشید" کی طرز پر لکھی (۲) مثنوی در بحر لیلی ومجنون (۳) مثنوی در بحر شاھنامہ (۴) مثنوی در بحر ھفت پیکر۔ ڈاکٹر ع۔ خیام پور ایرانی نے اپنی تصنیف "فرھنگ سخنوران" میں دیوان میر غازی شہید لاہوری کا ذکر بھی کیا ہے۔ تین دستیاب فارسی مثنویوں کی تفصیلات درج ذیل ہیں۔ (۱) مثنوی اشک وآہ۔ فارسی، خطی۔ اس کا قلمی نسخہ کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن، ہندوستان میں محفوظ ہے۔ ایرانی شاعر مولانا حکیم محمد حسن زلالی خوانساری کی مثنوی حسن گل سوز کی طرز پر لکھی۔ (۲) چہل چراغ، فارسی، خطی (۱) نسخہ کتب خانہ ڈاکٹر وحید قریشی لاہور ورق ۷۲۔ (۲) نسخہ کتب خانہ ڈاکٹر احمد حسین قلعہ داری گجرات صفحات ۱۹۴۔

مکتوبہ مولوی محمد صالح کنجاہی ۲۶ ذی الحجہ ۱۲۵۶ ومکتوبا احمد صدیق ۱۴ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ۔ اس کی ابتداء یوں ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم   خامہ تقدیر بحال قدیم
سایہ مژگان سیاہ کسی   سرمہ فشاں در نگاہ کسی

اس کے آخر میں لکھتے ہیں۔

شکر خداوند کہ این چہل چراغ   گشت فروزندہ بہ بزم فراغ
دل چو بتاریخش مشتاق شد   گفت کہ این زبدہ اخلاق شد   ۱۱۱۵ھ

مشہور ایرانی شاعر حکیم الیاس بن یوسف المعروف نظامی گنجوی کی مثنوی مخزن الاسرار کے تتبع میں لکھی تھی۔ ۱۴ (۳) شور جنون، فارسی، خطی۔ اس کے دو خطی نسخے ملتے ہیں۔ (۱) مکتوبہ محمد صالح کنجاہی ۱۰ رجب ۱۲۹۴ھ کتب خانہ ڈاکٹر احمد حسین قلعہ داری گجرات۔ (۲) مکتوبہ محمد صالح خادم مخدوم محمد قاسم ابو فا ۱۸ شوال ۱۲۴۹ھ کتب خانہ گنج بخش اسلام آباد۔ اس مثنوی کو بنام فرخ سیر بادشاہ کے نام ممنون کیا۔ اس کی تاریخ تصنیف ۱۱۲۷ھ/ ۱۷۱۵ء ہے۔ اس کے ابتدا میں حمد، نعت، مدح پیر دستگیر کے بعد لکھتے ہیں

ای زبا نہا در شنایت موج خون   عقلہا سر مایہ شور جنون
خواست در وصفت شود رنگین بیان   غوطہ در خون چو برگ گل زبان

جبکہ اس مثنوی کے آخر میں لکھتے ہیں۔

بھر تاریخش جنون زد فنون شور ہا افزود بر شور جنون [۱۵]

میر غازی شہید بھیروی کا وصال ۱۱۳۰ھ بمطابق ۱۷۱۸ء میں ہوا۔ [۱۶]

حوالہ جات

۱۔ محمد اقبال مجددی، مقامات معصومی، ضیاء القرآن پبلیکیشنز لاہور، ۲۰۰۴ء، ج ۴، ص ۴۳۱، ۴۳۲۔
۲۔ میر عظمت اللہ بیخبر بلگرامی، سفینۂ بیخبر، مطبوعہ کراچی، ۱۹۹۹ء، ص ۷۷۔
۳۔ سراج الدین علی خان آرزو، مجمع النفائس، مرکز تحقیقات فارسی ایران پاکستان اسلام آباد، ۱۳۸۴ھ، ص ۴۷، ج ۳۔
۴۔ عارف نوشاہی، گوہر یکتا، الفتح پبلی کیشنز، راولپنڈی، ۲۰۱۱ء، ص ۱۱۷۔
۵۔ ڈاکٹر ظہور الدین احمد، پاکستان میں فارسی ادب، ادارہ تحقیقات پاکستان، دانشگاہ پنجاب، لاہور، ۱۹۷۷ء، ج ۳، ص ۶۹۔
۶۔ عارف نوشاہی، فہرست نسخہ ہائی خطی فارسی، انجمن ترقی اردو کراچی، ادارہ تحقیقات فارسی ایران، پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۸۴ء، ص ۵۲۔
۷۔ احمد منزوی، فہرست مشترک نسخہ ہائی خطی فارسی پاکستان، مرکز تحقیقات فارسی ایران، پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۸۷ء، ص ۱۲۵۳۔
۸۔ میر غازی شہید بھیروی، شور جنون، خطی، کاتبہ مولوی محمد صالح کنجاہی، ۱۲۹۴ھ، کتب خانہ ڈاکٹر حسین احمد قلعہ داری، گجرات۔
۹۔ محمد افضل سرخوش، کلمات الشعراء، تصحیح صادق دلاوری، شیخ مبارک علی تاجر کتب اندرون لوہاری گیٹ لاہور، ۱۹۴۲ء، ص ۴۲۔
۱۰۔ مقامات معصومی، ص ۴۳۱۔ ۱۱۔ شور جنون، قلمی۔
۱۲۔ وارستہ سیالکوٹی، نامہ نگارین و صحیفۂ رنگین، قلمی کتب خانہ پنجاب یونیورسٹی لاہور، مجموعہ شیرانی نمبر شمارہ ۹۴۲_۳۹۹۴۔
۱۳۔ ڈاکٹر انجم حمید، مخزن الاسرار نظامی گنجوی و استقبال از آن در شبہ قارہ و ایران، مرکز تحقیقات فارسی ایران پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۱۱ء، ص ۲۷۹
۱۴۔ میر غازی شہید بھیروی، چہل چراغ، قلمی کتب خانہ گنج بخش کتب خانہ ڈاکٹر احمد حسین قلعہ داری گجرات۔
۱۵۔ میر غازی شہید بھیروی، شور جنون ـ قلمی
۱۶۔ فہرست مشترک نسخہ ہائی خطی پاکستان، ج ۸، ص ۱۰۲۹۔ سید محمد اکرم اکرام، آثار الشعراء، مرکز تحقیقات فارسی ایران پاکستان، اسلام آباد، ۲۰۰۸ء، ص ۲۳۳۔

بھیرہ میں کتابوں کا ایک قدیم مطبع "مطبع مفتاح الاسرار بھیرہ"

(۱۸۵۴_۵۵ء)

بھیرہ ضلع سرگودھا کا ایک تاریخی شہر ہونے کے ساتھ ساتھ زمانہ قدیم سے ہی علم و عرفان کا مرکز چلا آ رہا ہے۔ یہاں پر ہر دور میں اہل علم حضرات موجود رہے۔ مثلاً مغلیہ عہد میں قاضی سید میراں محمد قادری[۱]، نامور محدث نصر اللہ بن عبدالسلام بھیروی ثم اٹکی[۲] اور میر غازی شہید بھیروی[۳]۔ مغلیہ درانی و سکھوں کے عہد میں نامور اہل علم خاندان عثمانی قریشی کے مفتی صاحبان[۴]، مولانا حکیم محمد حسین[۵]۔ انگریزی عہد میں مولانا غلام قادر بھیروی[۶] و نامور اہل علم خاندان علمائے کرام بگوی[۷] وغیرہ وغیرہ۔ ان کے ساتھ ہی بھیرہ کے ہندوؤں نے بھی علم میں بڑا نام پیدا کیا مثلاً اردو اخبار "دوست ہند" آغاز ۱۸۸۷ء کے بانی بخشی رام لبھایا وغیرہ۔ اہل علم حضرات کا مشن ہی علم پھیلانا ہے جس کیلئے کتاب لازم ملزوم ہے۔ کیونکہ کتاب پڑھنا، پڑھانا اور لکھنا اہل علم کا ہی کام ہے۔ زمانہ قدیم میں کتابیں ہاتھ سے لکھی جاتی تھیں جو ایک مشکل کام تھا۔ اس کام کو آسان کرنے کے لئے پریس ایجاد ہوا تا کہ کتابوں کی اشاعت آسان ہو اور کتابیں عام ہوں تا کہ علمائے کرام کے ساتھ ساتھ عام لوگ بھی کتا

یوں سے استفادہ کر سکیں جس سے علم کی روشنی میں ترقی کی نئی راہیں کھلیں۔

انگریزوں کے پنجاب پر قبضے ۱۸۴۹ء کے فوراً بعد ۵۵-۱۸۵۴ء میں لاہور کے بعد موجودہ سرگودھا ڈویژن میں جو سب سے پہلا مطبع (پریس) لگایا گیا وہ بھیرہ ضلع شاہ پور (سرگودھا) کے ایک مشہور اہل علم خاندان کے عالم فاضل اور کتاب دوست شخصیت مفتی الٰہ بخش بن مفتی غلام محمد عثمانی قریشی نے ''مطبع مفتاح الاسرار بھیرہ'' کے نام سے لگایا۔ مفتی صاحب نے اپنے دست نویس خطی نسخوں میں اپنا نام اللہ بخش [۸] لکھا ہے۔ جبکہ ڈاکٹر عارف نوشاہی صاحب نے الٰہی بخش [۹] لکھا ہے۔ مفتی صاحب عالم فاضل ہونے کے ساتھ ساتھ کتابیں بھی ہاتھ سے لکھتے تھے۔ آپ کے دست نویس مخطوطات کتب خانہ محمد لطف اللہ مفتی اور نیشنل آرکائیوز اسلام آباد میں محفوظ ہیں جن میں سے پہلا اور آخری مخطوط بلحاظ سنین درج ذیل ہیں۔ (۱) حاشیہ قل احمد علی شرح الویہ (عربی) کاتب اللہ بخش بن غلام محمد بن محمد باقر بن محمد صالح مقام بھیرہ شعبان ۱۲۴۷ھ (۱۸۳۱ء) (۲) تفسیر عباسی (عربی) کاتب مفتی الٰہ بخش محرم ۱۳۱۲ھ (۱۸۹۴ء) مفتی صاحب کی ایک قلمی بیاض نیشنل آرکائیوز اسلام آباد میں محفوظ ہے جس میں آپ کی مختلف یاداشتیں درج ہیں۔ مفتی صاحب کا انتقال ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۷ء میں ہوا اور بھیرہ میں تدفین ہوئی۔

ڈاکٹر عارف نوشاہی صاحب لکھتے ہیں۔ مفتی الٰہ بخش نے بھیرہ میں مفتاح الاسرار کے نام سے (۵۵-۱۸۵۴ء میں) ایک مطبع قائم کیا جو غالباً اس علاقے (سرگودھا ڈویژن) کا پہلا مطبع ہوگا [۱۰]۔ ڈاکٹر صاحب مزید لکھتے ہیں۔ بھیرہ ویسے تو تاریخی مقام ہے لیکن جس دور میں یہ مطبع وہاں کام کر رہا تھا طباعت کے اعتبار سے برصغیر کے دیگر مطبعوں مثلاً نول کشور، مجتبائی، مصطفائی وغیرہ کے مقابلے میں ترقی یافتہ نہ تھے۔ مناظرہ گل ونرگس (مطبوعہ مطبع مفتاح الاسرار بھیرہ) کی طباعت کی کیفیت دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ مطبع خانہ ساز تھا۔ بھیرہ کا مفتی خاندان علم و فضل کے باعث معروف ہے۔ ان لوگوں نے اپنے ذوق کی تسکین کی خاطر اس قصبے میں یہ مطبع قائم کر لیا تھا۔ اس خاندان کے بعض کاغذات مملوکہ مفتی لطف اللہ صاحب اسلام آباد میں اس مطبع کے مصارف کا حساب کتاب میری نظر سے گزرا ہے جو ۱۸۵۴ء ۱۸۵۵ء میں لکھے گئے ہیں [۱۱]۔ اس مطبع کی مطبوعہ کتب میں سے ابھی تک دو کتابیں میری نظر سے گزری ہیں۔ ''انشائے جوانی'' مفتی شیخ بڈھا بھیروی کتب خانہ مفتی لطف اللہ اسلام آباد اور'' مناظرہ گل ونرگس'' محمد اکرم غنیمت کنجاہی کتب خانہ مولانا محمد عالم مختار حق لاہور۔ (۱) انشائے جوانی [۱۲]۔ مفتی شیخ بڈھا بھیروی۔ صفحات ۴۸۔ ۱۲۸۱ھ۔ ۱۸۶۴ء۔ فارسی۔ اس کے سرورق کی عبارت درج ذیل ہے:

الحمد اللہ تعالےٰ کہ کتاب ارجمند پسندیدہ و طبائع بلند، دستور العمل جوانان بعقل پیر کارنامہ۔ پیران جوان تدبیر منصور فصاحت و معانی
مسمی بانشا جوانی
از تالیف افتخار خوش بیانی مفتی شیخ بڈھا متخلص بہ جوانی قریشی عثمانی نسباً بھیروی وطناً
حسب فرمائش فخر تجار اعصار عزت نقش مولوی محمد بخش قریشی فاروقی نسباً بھیروی وطناً بقالب طبع در آمدہ۔
مطبع مفتاح الاسرار بہیرہ ضلع شاہ پور مطبوع گردید

اس کتاب کے آخری صفحے پر مفتی محمد عظیم (بھیروی) اور حکیم فضل دین (بھیروی) نے قطعات تاریخ طباعت لکھے ہیں۔

قطعہ تاریخ از مفتی محمد عظیم

حست انشا ی نادر و کمیاب   از بحر طبع یکی سحاب
روشنان بر فلک زسال طبع   گفت با اختری پنجاب

۱۲۸۱ھ

ایضاً از حکیم فضل دین

بر آمد چون زسنگ انشا جوانی   طابع رابسی اقتاد مطبوع

زنعیب آمد ندای سال طبعش   کرزہ انشائ جوانی گشتہ مطبوع [۱۳]

(۲) مناظرہ گل ونرگس [۱۴]۔ غنیمت کنجاہی، صفحات ۸، ۱۲۸۲ھ۔ ۱۸۶۵ء، فارسی

عبارت سرورق مناظرہ گل ونرگس۔

الحمد اللہ والمنۃ کہ رسالہ ہذا من تصانیف غنیمت کنجاہی بعنایت الٰہے معروف بہ مناظرہ گل ونرگس
باہتمام مفتی الٰہی بخش مہتمم واقع قصبہ بھیرہ ۱۲۸۲ ہجری موافق ۱۸۶۵ عیسائی
بمطبع مفتاح الاسرار طبع گردید

تحریر صفحۂ آخر۔

تم ہذہ النسخہ العجیبہ من تصانیف تازہ گل گلزار معانی وسرمہ کش دیدہ بینائی غنیمت کنجاہی حسب فرمائش
تاجران نیک آئین مولوی محمد بخش ومحمد عالم دین
بمطبع مفتاح الاسرار بھیرہ ضلع شاہپور
مطبوع گردید [۱۵]

حوالہ جات

۱۔ انوار احمد بگوی، ڈاکٹر، صاحبزادہ، تذکار بگویہ، مجلس مرکزیہ حزب الانصار، جامع مسجد بگوی، بھیروی، ۲۰۰۹ء ج ۲، ص ۵۷۵۔ ایم زمان کھوکھر، سیالکوٹ سے خیبر تک، یاسر اکیڈمی بالمقابل گلی سیشن ہاؤس، کچہری روڈ، گجرات، ۱۹۹۷ء، ص ۳۶۱، ۳۶۲۔

۲۔ عارف نوشاہی۔ نقد عمر، اورینٹل پبلیکیشنز ۳۵۔ رائل پارک لاہور ۲۰۰۵ء ص ۵۵ تا ۷۰۔

۳۔ میر عظمت اللہ بیخبر بلگرامی، سفینہ بیخبر، مرتب ڈاکٹر ظفر اقبال، مطبوعہ کراچی، ۱۹۹۹ء، ص ۷۷۔

۴۔ احمد خان، ڈاکٹر فہرست نسخہ ہائی خطی خزانہ مفتی، اسلام آباد، مجمع ذخائر اسلامی، قم، ایران ۲۰۰۹ء ص ۵۔

۵۔ رائے کالی رائے۔ سیر پنجاب، مطبع منشی نولکشور، پٹیالہ ۱۸۷۲ء، ص ۱۹۷۔

۶۔ تذکرہ علمائے پنجاب، اختر راہی، مکتبہ رحمانیہ، اردو بازار، لاہور ۱۹۸۰ء، ص ۳۶۹ تا ۳۷۲۔

۷۔ تذکرہ، صاحبزادہ ابرار احمد بگوی، دفتر مجلس مرکزیہ حزب الانصار، جامع مسجد بگویہ بھیرہ ۱۹۸۲ء۔

تذکار بگویہ، صاحبزادہ انوار احمد بگوی، جلد اول، جلد دوم، جلد سوم، مجلس مرکزیہ حزب الانصار جامع مسجد بگویہ بھیرہ جلد اول ۲۰۰۴ء، جلد دوم ۲۰۰۹ء، جلد سوم ۲۰۱۴ء

۸۔ فہرست نسخہ ہائی خطی خزانہ مفتی در اسلام آباد، دکتر احمد خان، مطبوعہ قم، ایران، ۲۰۰۹ء، ص ۴۳، ۱۰۱۔

۹۔ عارف نوشاہی، بھیرہ کا مفتی خاندان اور اس کی علمی میراث، ششماہی معیار، جنوری، جون ۲۰۱۰ء، جلد ۲، شمارہ ایک، شعبہ اردو بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی اسلام آباد، ص ۱۷۰۔

۱۰۔ ایضاً، ص ۱۷۱۔

۱۱۔ عارف نوشاہی، رسائل غنیمت، مرکز تحقیق وتالیف، المیر ٹرسٹ لائبریری گجرات، ۲۰۰۹ء، ص ۳۰۔

۱۲۔ انشائی جوانی، قلمی نسخہ کتب خانہ گنج بخش اسلام آباد، نمبر شمار ۸۷۷۔

۱۳۔ انشائی جوانی، مطبوعہ، کتب خانہ مفتی لطف اللہ اسلام آباد۔

۱۴۔ مناظرہ گل ونرگس کا متن ڈاکٹر نجم الرشید نے شعبہ زبان فارسی پنجاب یونیورسٹی لاہور کے مجلہ سفینہ، جلد ۲، شمارہ ۱، ۱۳۸۳ کے صفحات ۵۸ تا ۶۲ پر شائع کیا ہے۔ بعد ازاں ڈاکٹر عارف نوشاہی نے "رسائل غنیمت" ص ۷۹ تا ۸۶ پر شائع کیا۔

۱۵۔ مناظرہ گل ونرگس، مطبوعہ۔ کتب خانہ مولانا محمد عالم مختار حق لاہور۔

بھیرہ کا ایک قدیم اردو اخبار ہفت روزہ "دوست ہند" بھیرہ

(اجراء: ۲۳ر جون ۱۸۸۷ء)

اس اخبار کا آغاز ۲۳ر جون ۱۸۸۷ء کو بھیرہ ضلع شاہ پور (آج کل بھیرہ ضلع سرگودھا میں ہے) سے ہوا۔ یہ ہفت روزہ اخبار آٹھ صفحات پر مشتمل اردو زبان میں شائع ہوتا تھا۔ یہ اخبار مطبع ولسن پریس بھیرہ میں چھپتا تھا۔ اس کے مہتمم حکیم دیوی دیال اور مالک بخشی رام بھابا تھے جو بھیرہ کے ہی رہنے والے تھے اور اخبار نکالنے سے قبل ریاست جموں و کشمیر کے مہاراجہ رنبیر سنگھ ڈوگرہ راجپوت کے پرائیویٹ سیکرٹری بھی رہ چکے تھے۔ مولوی محبوب عالم ایڈیٹر پیسہ اخبار لاہور ۱۹۰۴ء میں لکھتے ہیں۔ دوست ہند: ہر جمعہ کو بھیرہ سے شائع ہوتا ہے۔ قیمت عوام سے چار روپے سالانہ۔ مقاصد: ملکی مضامین و خبریں وغیرہ۔ [1] الاختر الدولہ سید محمد اشرف نقوی ۱۸۸۸ء میں لکھتے ہیں۔ دوست ہند: بھیرہ ضلع شاہ پور پنجاب سے یہ ہفتہ وار اخبار آٹھ صفحات پر ۲۳ جون ۱۸۸۷ء کو نکلنا شروع ہوا۔ مالک بخشی رام بھابا اور مہتمم حکیم دیوی دیال تھے۔ بخشی رام مہاراجہ والئی جموں کشمیر کے پرائیوٹ سیکرٹری رہ چکے ہیں۔ مطبع ولسن پریس میں چھپتا ہے۔ [2] مسٹر جے ولسن ڈپٹی کمشنر ضلع شاہ پور اپنی انگریزی کتاب شاہ پور ڈسٹرکٹ گزٹیئر میں لکھتے ہیں۔ ترجمہ: (بھیرہ) شہر میں ایک پرنٹنگ پریس بھی ہے۔ جہاں سے ایک اردو ہفت روزہ اخبار "دوست ہند" بھی شائع ہوتا ہے۔ [3] محمد افتخار کھوکھر نے تاریخ صحافت کے صفحات ۴۵ تا ۴۷ پر جنگ آزادی ۱۸۵۷ء کے بعد ۱۹۰۰ء تک شائع ہونے والے اخبارات و رسائل کی ایک فہرست دی ہے۔ نمبر ۱۴ پر لکھتے ہیں۔ "ہفت روزہ دوست ہند، بھیرہ، اردو، بخشی رام بھابا، ۱۸۸۷ء۔" [4]

پنجاب میں اردو صحافت کی تاریخ میں ڈاکٹر مسکین علی حجازی لکھتے ہیں۔

بھیرہ ضلع سرگودھا کے اخبار "دوست ہند" نے اپنی ۲۵ر اگست ۱۸۸۷ء کی اشاعت میں صحافت کی صورت کے بارے میں یوں اظہار خیال کیا ہے۔ اب کی برسات میں ایک اور اخبار لاہور سے پیدا ہوا ہے۔ جو نا گل کی نسبت بھی لطیف ہے۔ ہم شریر اپنی شرارت سے باز نہیں آتے۔ غیر کے سر پر ہی جادو کی طرح چڑھ چلے۔ ہمارے ملک کی ایسی دلفریب پیداوار کو دیکھ کر بھی کسی اور تفتیش کی ضرورت ہے کہ پنجاب کی اخبار نویسی میں کیسے کیسے شریف جمع ہیں۔ ممالک غیر میں اگر اخبار نویسی وزیروں مدیروں کو قائم مقام ہے تو پنجاب کو اس لئے ایجاد کا فخر ہے کہ اس ملک میں اخبار بچوں کو بہلانے کیلئے فرسک کا کام دے رہے ہیں۔ [5]

بھیرہ کے چند مزید قدیم رسائل و اخبارات کا ذکر بھی ملتا ہے جن میں سے چند درج ذیل ہیں۔

(۱) ماہنامہ درویش، مدیر مخدوم محمد اعظم ۱۹۱۲ء میں جاری ہوا۔

(۲) ماہنامہ ضیاء حقیقت، مدیر مولانا محمد نصیر الدین بگوی، رمضان المبارک ۱۳۳۸ھ بمطابق مئی ۱۹۲۰ء کو شائع ہوا۔

(۳) ماہنامہ شمس الاسلام، مدیر مولانا بہاء الحق قاسمی۔ جون ۱۹۲۵ء میں پہلا شمارہ شائع ہوا۔

(۴) درہ، بھیرہ، سید حمید حسن۔ تقسیم ملک کے بعد شائع ہونا شروع ہوا اور ۱۹۵۹ء میں مدیر کی گرفتاری کے بعد بند ہو گیا۔

حوالہ جات

۱۔ مولوی محبوب عالم فہرست اخبارات ہند۔ کارخانہ پیسہ اخبار، لاہور، ۱۹۰۴ء، ص ۴۲۔

۲۔ سید محمد اشرف نقوی، اختر شہنشاہی، اختر پریس، لکھنو، ۱۸۸۸ء، ص ۱۲۶۔

۳۔ جے ولسن، گزیٹیئر آف دی شاہ پور ڈسٹرکٹ، سول اینڈ ملٹری گزٹ پریس، لاہور، ۱۸۹۷ء، ص ۲۳۵۔

۴۔ محمد افتخار کھوکھر، تاریخ صحافت، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۹۵ء، ص ۴۶۔

۵۔ ڈاکٹر مسکین علی حجازی، پنجاب میں اردو صحافت کی تاریخ، سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور، ۱۹۹۷ء، ص ۱۶۸۔